NPA DOC NO 0029

Dated :
13/10/2019

عوامی جمہوریت -ایک قومی صیانتی مملکت

کی جانب گامزن !!!

ناظم الدین فاروقی

(اسکالر، کالمنویس، اوپینین لیڈر اور سماجی جہد کار)

نیشنل سیکیورٹی کونسل کا قیام 20 سال پہلے عمل میں آیا تھا-اسکے بعد 2002 میں اسے راست وزیر اعظم کے تحت کر دیا گیا تھا۔ ‘NSC’ کو اتنے اختیارات حاصل نہیں تھے جواب ہیں۔ ' NITI ' آیوگ کے بعد پہلی مرتبہ ' NSC ' کو باضابطہ ایک وزارت کا درجہ دیا گیا ' Strategic Planning Group ' (SPG) اور ' Defense Planning Group ' کو ”NSC‘ کے تحت کر دیا گیا ہے۔ قومی صیانت کے چیف ایڈوائزر 'اجیت ڈوول' کا درجہ بڑھا کر کابینہ وزیر کا کر دیا گیا ہے۔ ' NSC ' وزیر اعظم، وزیر داخلہ، وزیر دفاع، اور وزیر مالیہ پر مشتمل ہو گی، ' اجیت ڈوول' پرنسپل ایڈوائزر، راست وزیر اعظم کو جواب دہ ہونگے۔

' Home Security, Intelligence &Defenseاور خارجہ خفیہ محکموں کو ایک سربراہ کے تحت کر دیا گیا ہے

' NSC' نیشنل سیکیورٹی کونسل کو حیرت انگیز طور پر بے پناہ اختیارات سونپ دیئے گئے۔اطلاعات کے مطابق ' NSC ' کو اختیار ہو گا کہ ملک کے کسی بھی وزارت اور محکمہ اور ڈپارٹمنٹ، ریاستی حکومتوں کے وزارت داخلہ اور کسی بھی حکومتی ادارے میں دخل دے سکیں۔اور ' NSC ' جب بھی مناسب سمجھے گا وزارتوں کو ضروری احکامات صادر کرے گا۔ ' NSC' کے احکامات اور مشورے کو ردّ نہیں کیا جاسکتا ہے۔اگر کوئی اسطرح کرے گا بھی تو اسے ملک کا غدّار قراد دیا جائیگا۔ترمیم شدہ جدید قوانین کے مطابق فوری کاروائی کرتے ہوئے گرفتار بھی کیا جاسکتا ہے

قومی صیانت کے معاملہ میں کبھی سابقہ حکومتوں نے تساہلی نہیں کی اور نہ ہی کسی قسم کی مفاہمت کی گئی ۔1971 سقوط ڈھاکہ کے بعد سے آج تک کسی پڑوسی ملک کی اتنی طاقت اور ہمت نہیں ہیکہ وہ ہندوستان جیسے عظیم جمہوری ملک کی سیکیورٹی کے لیے چالنج بنیں یا فوجی و عسکری حملے کرے۔ہندوستان کی افواج بڑی طاقت ور ہے، ہمارے برّی فوج، نیوی، اور ایر فورس جملہ 43 لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔اور عصری ٹکنالوجی سے لیس ہے۔ ' National Security' کا ایک حوّا کھڑا کر کے 'بی جے پی' نے آگے بڑھتے ہوئے دنیا کے ایک چھوٹے سے ملک 'اسرائیل' کے ' Security & Defense System ' کے طرز پر پورے ملک کے دفاعی نظام کو بڑے پیمانے پر بدلا جارہا ہے۔ '

اگر ملک کی داخلی صیانت کا جائزہ لیا جائے تو 5 طرح کے دھشت گردوں سے حملے کے خطرات در پیش تھے (1) نکسلائٹس (2) کشمیری ملیٹنٹس (3) شمال مشرقی ریاستوں کی دھشت گرد تنظیمیں (4) ہندو انتہا پسند دھشت گرد تنظیمیں و گروپس (5) مسلم دھشت گرد۔

جہاں تک نکسلائٹس کا تعلق ہے وہ چند ریاستوں تک محدود تھے انکی دھشت گرد کارستانیاں تقریباً ختم ہو چکی ہیں۔ کشمیر میں ملیٹنسی کا خاتمہ ہو چکا ہے یہ پتہ نہیں مستقبل میں پھر یہ سر گرم ہو جائے، شمال مشرقی ریاستوں کی علاقائی دھشت گرد تنظیموں کو حکومت ہند نے انکے کئی مطالبات کو تسلیم کرتے ہوئے انکو کئی خصوصی مراعات دیئے ہیں جو دوسری ریاستوں کو حاصل نہیں ہے۔

مسلم دھشت گردی کا حوّا 'امریکی صدر جورج بش' کے زمانے میں شروع کیا گیا تھا۔ جس میں سیکرون نوجوانوں کو ماخوذ کیا گیا تھا چند انتہاء پسند کاروائیوں میں خاطی پائے گئے تھے جس میں سے 'یعقوب میمن' اور 'افضل گرو' کو پھانسی پر چڑھایا گیا اور چند دھشت گردوں کو پھانسی کی سزائیں ہوئیں 90% گرفتار شدہ نوجوان طویل عرصہ کے بعد باعزّت بری ہوئے۔ ہندو انتہاء پسند دھشت گرد تنظیمیں اور گروپس آج بھی فعّال و متحرک ہیں جو انکے نشانے پر وہ تمام اسکالرس، دانشور، سماجی جہد کار، یا اعلی سرکاری حکام و عدالتوں کے ججس ہیں جو ہندتوا نظریات کے مخالف ہیں اور مسلمان ہیں۔ یہ ہی وجہ ہیکہ ملک کے خطرناک بم بلاسٹ دھشت گردانہ کاروائیوں میں ملوّث اصل مجرموں کے ساتھ نرم رویّہ اختیار کرتے ہوئے انکے ساتھ قومی قائدین و 'ہیرو کے طور پر' ابھارا جارہا ہے۔

اگرہم ' NSC ' اور ' UAPA' کے ترمیمی بل جس میں National (NIA) Intelligence Agency کو بے پناہ اختیارات دیئے گئے ہیں انکا بغور مطالعہ کریں تو ایک بات کھل کر سامنے آئے گی 'قومی صیانت کے نام پر ان تمام تبدیلیوں اور اقدامات میں بڑے پیمانے پر ' RSS ' کی فکر گامزن ہے۔اور انکے سامنے پرائم سسپکٹ (Prime Suspect) مسلم اقلیت ہے اور دوسرے نمبر پر نکسلائٹس ہیں، قومی صیانتی اداروں کی تشکیل نو کے پیچھے یہ فاسد نظریہ کام کر رہا ہے کہ ہر مسلمان خاطی ءہے جب تک کہ وہ بے گناہ ثابت نہ ہو جائے 'Every Muslim is guilty unless proven innocent وزیر داخلہ کی حالیہ مہاراشٹرا، ہریانہ، اور مغربی بنگال میں کی گئی تقاریر کے لب لباب اور کھلے واضح الفاظ سے بات ظاہر ہو جاتے ہیں کہ ملک میں ام المسائل مسلمان ہیں، ' NRC ' کے ضمن میں وہ ایک ہی تقریر میں دہراتے ہوئے تین تین بار بار کہتے ہیں، ہندو، جین، پارسی، بدھسٹ، عیسائی یا کسی بھی اور مذہب کا ہو ہم اسکے گھر جاکر 'ہندوستانی شہریت' کے کاغذات دیں گے، لیکن، دوسروں کو ہم چن، چن کر نکالیں گے اور ملک سے باہر کردیں گے ' NIA ' شک، خیال، اور قول کی بنیاد پر کسی بھی فرد کو گرفتار کر سکتا ہے اور NIA کا دوسرے درجہ کا 'انسپکٹر' بھی شک کی بنیاد پر ' Suspect' کی منقولہ وغیر منقولہ جائیدادیں قرق وسوقط کرکے اسے حکومت کی تحویل میں لے سکتا ہے۔

ابھی چند دن قبل بہار میں ایک شخص 'ناہید حسین' کے کار کے کاغذات بتانے کا مسئلہ آیا بات یہاں تک بڑھ گئی معاملہ پولیس نے کورٹ میں پہنچادیا اور جج صاحب نے 'ناہید حسین' کی جائداد کو قرق وسوقط کرنے کا

حکم دیا۔ حکومت کی تمام باتیں اب چونکہ ' RSS ' طے کر رہی ہے اوراس بات کا ہمیں قوی خدشہ ہیکہ مسلمانوں کے خلاف ان صیانتی نئے قوانین اور اداروں کا بڑے پیمانے پر بے جا استعمال کر سکتی ہے۔ کانگریس کے دور حکومت میں بھی بعض زیادتیاں و قانونی مظالم ہوتے رہے اور اب تو ملک میں کوئی ایسی جمہوری عوامی طاقت یا سیاسی پارٹی نہیں بچ گئی ہے جو اسکی مخالفت کی جراءت کر سکے۔ اور مسلمانوں کے ساتھ عدل وانصاف و ہمدردی کا مطالبہ کر سکے۔ یا مسلمانوں کے حقوق کیلیےء اٹھ کھڑے ہوتے، اب تو بعض مسلمان مذہبی و سیاسی قائدین بھاگ، بھاگ کر انکی صفوں میں شامل ہو رہے ہیں۔

اس بات کا پورا خدشہ ہے کہ False flag terror operation ' Extra Judicial Killings ' یا Fake encounter ' قومی صیانت کے نام پر کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ 5 آگسٹ کے بعد ' Hyper-National Security کا ایک نیا ماڈل جو کشمیر میں ہمارے سامنے آیا ہے وہ بھی باعث تشویش ہے Public Security Act ' PSA ' کا بڑے پیمانے پر غلط جابرانہ استعمال ہوا ہے۔ گرفتار شدہ 213 سے زیادہ سیاست دانوں کو ملک کے دوسرے جیلوں میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ سابق جسٹس کاٹیجو نے بڑا اہم ریمارک کرتے ہوئے کہا کہ " ہندوستان کے مسلمانوں کا حال جرمنی میں ہٹلر نے جسطرح یہودیوں کا کیا تھا اس سے ابتر ہو جائیگا۔"

غیر جانب دار مبصرین کا کہنا ہے کہ یہ حکومت کے بے وقت کے بلا ضرورت اقدامات ہیں۔ جس سے ملک و قوم کو کوئی خاص فائدے ہونے والے نہیں ہیں۔ یہاں یہ ضرور ہو سکتا ہے کہ حکومت ' NSC ' کے بے جا استعمال کے ذریعہ تمام اپوزیشن اور سیکیولر فورسس، دلت اور مسلمانوں کو اپنے شکنجہ میں کس سکتی

ہے۔اور تمام ادارے، گروپس،افراد، پارٹیاں،جو ' RSS ' کے نظریات اور 'ہندوتوا' کے جاری استبداد کے مخالف ہیں انکا ' National Security ' کے نام پر آہستہ،آہستہ،خاتمہ کردیا جائے۔

قومی صیانت یقیناًایک اہم ذمہ داری ہے لیکن اس وقت ملک میں نیشنل سیکیورٹی کے نام پر ' Hyper-Nationalism ' کی ہوا کھڑی کی جارہی ہے، عوام کو یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی جارہی ہے کہ سارا ملک دھشت گردوں اور دوشمن ممالک کے ٹارگیٹ پر ہے۔ قومی صیانت کے معنی سرحدوں کی حفاظت کے ساتھ ساتھ اندرونی طور پر عوام کی حفاظت بھی ہے۔

حال ہی میں ایک سروے شائع ہوا تھا جسکے مطابق 50% سے زیادہ پولس فورس میں مخصوص فرقہ کے خلاف زبردست تعصب پایا جاتا ہے۔

' National Human Rights Council' اس وقت پوری طرح فرقہ پرست عناصر کے ہاتھوں میں کھلونا بن چکا ہے۔' NHRC ' کے سینیر ممبر 'ہرش مندر' نے ناانصافیوں اور بے جا پولس ظلم کے خلاف استعفی دے دیا تھا۔

فوجی صیانت کے کیا معنی ہیں ہر سیکیولر ذہن اور خیال و فکر رکھنے والے کو بلاوجہ فوجداری مقدمات میں پھانس کر غیر ضروری طور پر پریشان کیا جائے،اپوزیشن کے قائدین، مسلم اور دلت کی تائید میں بات کرنے والے ملک کے دانشوروں اور سماجی جہدکاروں کے خلاف پے در پے طرح طرح کے بے جا مقدمات درج

کر کے پریشان کیا جارہا ہے۔ ملک کے نامور 49 دانشوروں نے وزیر اعظم مودی کو خط لکھا تھا جسپر چراغ پا ہو کر انکے خلاف مقدمہ دائر کر دیا گیا تھا بعد میں ہائی کورٹ نے اسے سخت ریمارکس کے ساتھ خارج کر دیا۔

اگر قومی صیانت 'NSC' معنی صرف ہندوتوا طاقتوں کو مضبوط کرنا اور داخلی طور پر مخصوص طبقوں اور مذہبی اکائیوں کو پریشان کرنا ہے تو پھر ہمارے جمہوری ملک کے لیےء یہ رحجان بہت خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ اسکے خلاف انگریزی اخبارات میں نامور صحافیوں اور اعلی دانشوروں و قانون دانوں کے مسلسل بہترین مضامین شائع ہو رہے ہیں۔

دنیا کی اتنی بڑی جمہوریت کو افواج، پولیس اور خفیہ ایجنسیوں کے رحم و کرم پر چھوڑنا اور عدل و انصاف کے تمام ذرائع مسدود کرتے ہوئے عدالتوں و کورٹس میں بھی عدل و انصاف کی فراہمی میں قصداً روک لگانا ایک خطرناک اور تشویشناک رحجان ہے۔

پولیس اور خفیہ ایجنسیاں 'فیک انکاؤنٹرس' فرقہ وارانہ فسادات کے اصل مجرموں، پرگیہ ٹھاکر اور 'سوامی اسیمانند' جیسے بم بلاسٹ کرنے والے دھشت گردوں کے تمام واضح، مبین ثبوت کو مٹادیتی ہے اور اصل سرغنوں و مجرموں کو باعزّت بری کرنے کے لیےء تمام فائلس ثبوت اور ریکارڈ کو عدالتوں سے غائب کر دیا جاتا ہے۔ کسی منصف اور جج کی اب ہمّت باقی نہیں رہی کہ وہ اسطرح کے مجرموں کے لیےء سزاء کا اعلان کر سکیں۔

' Perception ' کو حکومت کی سرپرستی اور عوامی فکرو نظر ' Hate Crimes' کو میڈیا میں فرقہ وارانہ بنانا، قوانین کی ترامیم، نئے، نئے محکموں کا قیام، ظالم صفت سیاستدانوں، انتظامیہ وفوج اور پولیس کے عہدداروں کو بے پناہ اختیارات سونپنا اور 'سنجیو بھٹ' جیسے بے گناہ فرض شناس ' IPS ' پولیس عہددار کو 30 سال کی سزاء دینا، کس بات کی علامت ہے 'موہن بھاگوت' کی یہ بات سچ ثابت ہو رہی ہے کہ ہندوستان، ہندوراشٹر ابن چکا ہے، ' Human Rights' حقوق انسانی کا مرکزی سکریٹریٹ ' RSS' کے کنڑول میں چلا گیا اب تو یہ حال ہے 'ہر لمحہ تیری بربادی کے مشورے ہیں آسمانوں میں' کے مصداق ' Allocation of Business' (AOB) کا کام چل رہا ہے۔ ' NSC' پر سیکیولر قانون دانوں کی جب گرفت نہ ہو گی تو وہ مستقبل بعید میں، دستور وملک اور سیکیولرزم کی بقاء کیلیے شدید نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔

ختم شد

Total No of word: 1947

بشکریہ اردو 'روزنامہ اعتماد' حیدرآباد

مصنف کے مضامین ہر ہفتہ ملک کے 20 سے زیادہ اخبارات و جرائد میں شائع ہوتے رہتے ہیں

NPA DOC NO 0029